564

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

انا الفضل ماتری انا عبد احمد

روزنامہ

الفضل

یومیہ دوشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی برادر جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ کل وفات پا گئے ہیں۔ آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ ش | ۴ رجب ۱۳۶۶ھ | ۲۶ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر

ملک کے اخبارات کے تاثرات

اخبار وکیل امرتسر

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ۔ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مدتہا دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا تھا ..... دنیا سے اٹھ گیا۔

کرزن گزٹ

"ہم ان بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی۔ کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے۔ آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا۔ ....

اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی۔ کہ آج سارے پنجاب بلکہ ہندوستان میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اسکے دماغ میں بھرا رہتا تھا۔ اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تو چنے چنے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی۔ کہ بیان سے باہر ہے"

اخبار صادق الاخبار ریواڑی

"واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کما حقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل۔ عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے"

۲۶ مئی یوم وصال حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

آج سے انتالیس سال قبل کا ایک مقدس عہد

(۱)

آج سے ٹھیک انتالیس برس قبل ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالےٰ کے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق کامل دنیا کے ہادی اور مصلح ہمارے آقا اور مطاع سیدنا حضرت احمد علیہ السلام ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور کے وصال کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہے۔ اس دن دنیا ایک ایسے جلیل القدر وجود سے محروم ہو گئی تھی۔ جس کے خلق اللہ یعنی السلام ہزاروں سال سے پیشگوئیاں کرتے چلے آئے تھے۔ اور جس کے رخ انور کو دیکھنے کے لئے ابن آدم کی سینکڑوں نسلیں چشم براہ رہی تھیں۔ اور جس کا وجود اللہ تعالےٰ کی ہستی۔ مذہب کی زندگی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تمام امیدوں کا مرجع تھا۔ ایسے مقدس وجود روز روز دنیا میں نہیں آتے۔ لیکن جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں صدیوں کے لئے ایک غیر فانی روحانی انقلاب کا بنیاد رکھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ایسے مبارک وجودوں کی جلو آتی ہیں۔ اور لوگوں کے قلوب کو روحانی اور جسمانی علوم کے لئے کھول دیتی ہیں الغرض یہ مقدس وجود ایسے ہوتے ہیں۔ کہ صحیح معنوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

(۲)

یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ کے لئے آزمائش اور خطرناک وقت تھا کہ آج ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ جس طرح ایک کمسن بچہ اپنی ماں کی آغوش میں بیٹھ کر اپنے آپ کو دنیا کی تمام نعمتوں سے مستغنی اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ خیال کرتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سایہ عاطفت میں اپنی کمزوری اور بے بسی اور مخالفین کی شدت مخالفت کے باوجود یہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھتی تھی۔ کہ وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہے۔ اور دشمنوں کی کوئی چال اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اس سے جدا ہو گئے۔ تو اسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے وہ یتیم ہو گئی ہے۔ اور اس کی زندگی کا واحد سہارا اس سے چھین لیا گیا ہے۔ اور اسے مخالفت کے شدید طوفان کے درمیان بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا ہے۔

ایسے نازک وقت میں جبکہ افراد جماعت کے قلوب میں لرزہ طاری تھا۔ دنیا اس کے لئے تاریک ہو گئی تھی۔ اور مخالفین نہایت ذلیل اور انسانیت سوز مظاہروں کے ذریعہ ان کے زخمی قلوب پر نمک پاشی کر رہے تھے۔ ایک انیس سالہ نوجوان اس کمرہ میں داخل ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسم اطہر پڑا ہوا تھا۔ اور حضورؑ کی نعش مبارک کے پاس کھڑے ہو کر اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد کیا

" اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے۔ اور میں اکیلا ہی رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پروا نہیں کروں گا۔"

قارئین جانتے ہیں۔ کہ یہ عہد کرنے والا نوجوان کون تھا؟ یہ نوجوان سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کا لخت جگر اور ہمارا موجودہ امام اور پیارا آقا سیدنا محمود (اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ) تھا۔ یہ عہد آپ نے ایسے وقت کیا تھا۔ جبکہ آپ نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ جسمانی طور پر بھی یتیم ہو گئے تھے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں حضرت عریان ہو کر سامنے آجایا کرتے ہیں۔ اور وہی جذبات ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ جو قلب کی گہرائیوں میں پنہاں ہوتے ہیں۔ پس یہ عہد کوئی معمولی عہد نہیں ہے۔ یہ عہد آپ کی فطری پاکیزگی کا آئینہ دار ہے۔ یہ عہد بتاتا ہے کہ زندگی کے اس دور میں بھی جو کھیل کود کا دور سمجھا جاتا ہے۔ آپ کے قلب صافی میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اسلام اور احمدیت کی صداقت پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مستجاب اللہ ہونے پر ایک فوق الطاقت معجزانہ ایمان موجود تھا۔

یہ عہد بچپن کا کوئی جذباتی عہد نہیں تھا۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک مستحکم عزم اور اٹل ارادہ کام کر رہا تھا۔ اس عہد کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیات طیبہ کے انتالیس سال کا لمبا عرصہ ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس کا ایک ایک ورق اس امر کا شاہد ہے۔ کہ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ مخالفتوں کی ہزاروں آندھیاں بھی آپ کے پائے استقلال کو جنبش نہ دے سکیں۔

(۳)

یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کا دن ہر سچے احمدی کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی بعثت کی غرض و غایت اور مقصد کو پورا کرنے کی تمام تر ذمہ واری اس پر عائد ہوتی ہے۔ آج جسمانی لحاظ سے حضور علیہ السلام ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ روحانی لحاظ سے آپ کی مقدس روح کو اپنی زندگی کی ہر متاع کو قربان کر کے بھی زندہ اور برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک چین نہ لیں۔ جب تک آپ کی بعثت کا مقصد یعنی اسلام کا احیا اور غلبہ حاصل نہ ہو۔ آج ۲۶ رمئی ہے۔ آؤ ہم سب اپنے آقا اور امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو یقین دلائیں۔ کہ سیدی! جس مقصد کے لئے آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف ہے۔ وہی مقصد ہماری حقیر زندگیوں کا بھی واحد نصب العین ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم آپ کے ہر ارشاد پر لبیک یا امیر المؤمنین لبیک کہتے ہوئے حاضر ہونے کے لئے تیار ہیں۔ سیدی! آج سے انتالیس برس قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسم اطہر کے سامنے آپ نے جو عہد اللہ تعالیٰ کے حضور کیا تھا۔ ہم بھی اس میں حضور کے ہمنوا ہیں۔ اور ہم میں سے ہر شخص حضور کی اتباع کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہے۔ کہ

" اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے۔ اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پروا نہیں کروں گا۔" انشاء اللہ تعالیٰ۔ خورشید احمد۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپکی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔

وہ قربانی جو پہلے انبیاءؑ کی جماعتوں نے کی اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں۔ ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو۔ کہ جائیداد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ یا جائیداد کا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

مجلس علم و عرفان

قرآن مجید کی ایک آیت کی لطیف تفسیر

(مرتبہ:۔ خورشید احمد صاحب)

قادیان ۲۰ ماہ ہجرت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر قرآن مجید کی ایک آیت کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے اپنی علالت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ آج میں قرآن کریم کی ایک ایسی آیت کی تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ جو آجکل کے زمانہ کے حالات سے تعلق رکھتی ہے اور جو قرآن مجید کی مشکل آیات میں سے سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ پچھلے مفسر اسے حل کر ہی نہیں سکے۔ گو انہوں نے اپنی طرف سے حل کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن ایک حد تک حل کر وہ رہ گئے ہیں۔ اور ان کے کئے ہوئے ناقص معنوں کی وجہ سے اس پر یا یوں کہو کہ صحابہ پر حرف آتا ہے۔ میں نے اس آیت کے معنے گو ۲۳ء میں بھی درس کے دوران میں بیان کئے تھے۔ لیکن چونکہ وہ درس شائع نہیں ہوا۔ اور چونکہ ۲۳ء کے حالات اور آجکل کے زمانہ میں بہت فرق ہے۔ اس لئے نئی پود کے لئے اس آیت کے معنے کرنے میں مشکل پیدا ہوتی ہوگی۔ لہٰذا آج اس کی تشریح کر دیتا ہوں۔

بڑی مشکل تفسیر کرنے میں یہ پیدا ہوا کرتی ہے۔ کہ مشکلات کا جہات سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے الجھنیں قائم رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ تو مفسرین پیدا شدہ سوالوں کو اٹھاتے ہی نہیں۔ اور بعض دفعہ وہ آیت کا ایک حصہ حل کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ساری آیت حل ہو گئی۔ اور پڑھنے والے اس ٹکڑہ کا حل دیکھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ جن آیات کی اس وقت میں تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سورۃ انفال کی یہ آیات ہیں کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المومنین لکرھون۔ یجادلونک فی الحق بعد ما تبین کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون (۶ تا ۷) ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا تھا۔ اور مومنوں کا ایک فریق اسے ناپسند کرتا ہے۔ وہ تجھ سے حق کے معاملہ میں بحث کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ گویا اسے موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

ان آیات کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی صحابہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا ناپسند کرتے تھے۔ اور کیا واقعی وہ حق کے کھل جانے کے بعد بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بحث کرتے تھے۔ اور حق کی طرف جانا ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا نعوذ باللہ وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں۔ صحابہ کو جو نظیر محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اور انہوں نے جو بے نظیر قربانیاں کیں۔ ان کی موجودگی میں تو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ حق کو قبول کرنے سے جی چراتے تھے۔ یا جنگ سے جی چراتے تھے۔ یا عقائد کو قبول کرنے سے گریز کرتے تھے۔ گویہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ صلح کل تھے۔ لیکن جب دشمن کی طرف سے جنگ پر مجبور کر دیا جائے۔ تو وہ موت کو عین راحت سمجھتے تھے۔

پھر ان آیات میں تو جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ اور جنگ بدر کے متعلق تمام احادیث اس امر پر متفق ہیں کہ اس موقعہ پر صحابہ کو جنگ کرنے کا خیال تک نہ تھا۔ وہ صرف ایک قافلہ کی شرارتوں کو روکنے کے لئے نکلے تھے۔ گو مدینہ میں یا مدینہ سے نکلتے وقت الہاماً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا تھا۔ کہ ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔ لیکن آپ نے صحابہ کو یہ نہیں بتایا۔ پس جب صحابہ جنگ کے لئے گئے ہی نہ تھے۔ تو پھر ان کے متعلق کرھا کا لفظ کس طرح چسپاں ہو سکتا ہے۔

یہ وہ مشکلات ہیں جو مفسرین کی راہ میں الجھنیں پیدا کرتی رہی ہیں۔ مشہور مفسر ابو حیان نیک آدمی تھے۔ ان کی تفسیر رطب و یابس سے بہت کچھ محفوظ ہے۔ ان سے بھی جب یہ آیت حل نہ ہوئی۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں آپ کو بتایا کہ اس جگہ نصرک کا لفظ محذوف ہے۔ اور یہ درست تھا واقعی میں نصرک کا لفظ ہی اس جگہ محذوف ہے۔ لیکن اپنے زمانہ کی کم مشکلات اور شدت اعتراض نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس پر زیادہ غور نہ کیا اور نصرک کو ھم ینظرون کے بعد لگا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ لفظ کونسے مقام پر چسپاں ہوتا ہے۔ بہرحال انہوں نے ہی ٹھوکر کھائے سے حل پر ہی اکتفا کیا۔ اب ایسا زمانہ ہے کہ خود عیسائی قرآن مجید کی تفسیریں لکھتے ہیں۔ اور اعتراضات کرنے میں بال کی کھال اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اس زمانہ کے لئے ضرورت تھی۔ کہ اس آیت کو مکمل طور پر حل کیا جائے میں نے جب اس آیت پر غور کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انکشاف فرمایا کہ یہاں پر صرف نصرک محذوف نہیں ہے۔ بلکہ اسکے ساتھ علی اعدائک بھی ہے یعنی نصرک علی اعدائک تیرے دشمنوں پر تیرا غلبہ۔ اور یہ الفاظ ینظرون کے بعد نہیں بلکہ کارھون کے بعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کما اخرجک ربک من بیتک بالحق

یعنی اے رسول چونکہ تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا تھا۔ وان فریقا من المومنین لکرھون اور ایسی حالت میں نکالا تھا۔ جبکہ مومن تمہارا نکلنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس جگہ کارھون کا لفظ جو صحابہ کے متعلق استعمال کیا گیا ہے اس میں یہ ذکر نہیں کہ وہ جنگ کو ناپسند کرتے تھے۔ بلکہ درحقیقت اس میں ذکر یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر نکلنے اور آپ کے ملک سے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اس میں کیا شک ہے کہ چونکہ صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کمال درجہ کا عشق تھا۔ اس لئے وہ اس احتمال سے کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہونچے آپکا نکلنا ناپسند کرتے تھے۔ تاریخ سے کئی واقعات ایسے ملتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ اپنی جانوں کو قربان کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ بگہ وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کہ کوئی دشمن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گزند پہنچائے۔ اسکے آگے یہ الفاظ محذوف ہیں کہ نصرک علی اعدائک یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جب ہم نے تجھے نکالا۔ اور ایسی حالت میں نکالا۔ جبکہ تیرے ساتھی بھی تیرا نکلنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اور خود تیری بھی لڑنے کی نیت نہ تھی۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ ہم قادر مطلق ہوتے ہوئے تیرے دشمن کے مقابلہ میں تیری مدد نہ کرتے۔ آگے فرماتا ہے یجادلونک فی الحق بعد ما تبین الخ جگہ یجادلون کی ضمیر دشمن کی طرف جاتی ہے نہ کہ صحابہ کی طرف۔ فرماتا ہے۔ پھر دشمن بھی وہ جنہیں ذاتی طور پر تم سے عداوت نہیں بلکہ وہ ہماری وجہ سے تم سے لڑتے ہیں۔ اور انہیں تم سے دشمنی بھی اتنی ہے کہ یساقون الی الموت اسلام کے غلبہ کو وہ موت سمجھتے ہیں۔

اب دیکھو یہ آیت کس طرح حل ہو گئی۔ اصل میں ابو حیان نے نصرک کو ینظرون کے بعد لگایا اس وجہ سے ان سے پوری آیت حل نہ ہو سکی اللہ تعالیٰ نے جگہ بھی فرمایا ہے کہ چونکہ وہ دشمنوں کی ناپسندیدگی کے باوجود تم نے تجھے نکالا۔ اور دشمنوں کی تیرے ساتھ دشمنی ہماری وجہ سے تھی اس لئے دوستوں اور دشمنوں دونوں کی وجہ سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ کہ ہم تیری مدد کرتے چنانچہ کچھ دن ہم نے تیری ۔۔۔ وکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذان کے بعد فرمایا:۔ میں نے ابتدا میں کہا تھا کہ اس آیت کا تعلق اس زمانہ سے بھی ہے۔ سو اس آیت میں دراصل یہی بتایا گیا ہے کہ مومن جہاں بڑا پیار امن اور صلح کل ہوتا ہے وہاں وہ بڑا دلیر بھی ہوتا ہے۔ دوسرے لوگوں میں تہور ہوتا ہے۔ وہ انجام اور موقع محل کو دیکھے بغیر یونہی لڑتے رہتے ہیں۔ لیکن مومن میں تہور نہیں ہوتا بلکہ جرأت ہوتی ہے۔ یعنی ایک طرف تو وہ لڑائی اور فتنہ و فساد کو بہت ناپسند کرتا ہے لیکن اگر دشمن لڑنے پر مجبور کر دے تو پھر اس دانائی۔ دور اندیشی اور شان کے ساتھ لڑتا ہے کہ سو سو میل تک دشمن اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے نصرت بالرعب میری شہرت کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کی مسافت تک ہمارا رعب قائم کر دیا۔ اُس زمانہ کے لحاظ سے ایک ماہ کی مسافت ۲۷۰ میل بنتی ہے۔ اور اس زمانہ کے لحاظ سے ساری دنیا ہی بن جاتی ہے۔ دراصل انبیاء کی پیشگوئیوں کی شکل ہر زمانہ میں بدلتی رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں بیٹھے تھے مگر آپ کا رعب مکہ کے لوگوں پر بھی تھا۔ جو مدینہ سے قریباً اتنے ہی فاصلہ پر ہے۔ یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ ساری دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رعب قائم کر دیا جائے گا۔ اور ساری دنیا آپ کے رعب کی وجہ سے کانپے گی اور آپ کے انہی غلاموں کے ہاتھ پر جن کو لوگ اس وقت چڑا یا سمجھ رہے ہیں کبھی رشیا۔ ڈنگستان اور کبھی امریکہ۔ کبھی روس اور کبھی جرمنی کبھی فرانس اور کبھی چین اور کبھی جاپان سب ممالک فتح ہوں گے اور یہ تمام ممالک ان سے اس طرح کانپیں گے جیسے مکھی کاس ہوا سے کانپتا ہے چونکہ شاگرد کی چیز استاد کی ہی ہوتی ہے اس لئے ہماری فتح درحقیقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فتح ہوگی۔ آج تو یہ حالت ہے کہ لوگ اسلام پر حملہ کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ اور عنقریب آنے والا ہے بلکہ ابھی آپ لوگوں میں کئی زندہ ہوں گے جبکہ آپ اس پیشگوئی کو پورا ہوتے کے آثار دیکھ لیں گے۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے دوستوں کے دلوں سے موت کا یا زخمی ہونے کا خوف بالکل نکل جائے۔ جہاں ان کے دلوں میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم نے کبھی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھانا اور ہر ایک کی خیر خواہی کرنی ہے وہاں یہ امر بھی ضروری ہے کہ اگر دشمن مجبور کر دے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جنگ آجائے تو پھر انہیں یوں معلوم ہو جیسے عید کا چاند نکل آیا۔ ان آیات میں مومن کا مقام بیان کیا گیا ہے کہ مومن سمجھتا ہے کہ ساری کائنات مجھ پر وارد ہو جائیں لیکن میرا محبوب کسی طرح ان سے بچا رہے اب چونکہ ہمارا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے پیچھے کا قائم مقام اسلام ہمارے پاس موجود ہے اس لئے ہر مومن کو چاہیئے کہ اسکی حفاظت کیلئے اپنی جان اپنے مال اور اپنے بیوی بچوں کی پرواہ نہ کرے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے اسلام کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچنے دے۔

تعلیم الاسلام کالج کی سپیشل ایئر فورس کلاس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ

آج مورخہ ۲۵ مئی صبح ۶½ بجے تعلیم الاسلام کالج قادیان کی سپیشل ایئر فورس کلاس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوئی۔ جس کے لئے ونگ کمانڈر مسٹر ٹیفیلڈ آفیسر کمانڈنگ والٹن لاہور سے تشریف لائے ہوئے تھے

سب سے پہلے چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ انچارج ایئر فورس کلاس نے ونگ کمانڈر صاحب کو ایڈریس پیش کیا۔ جس کا مختصر طور پر انہوں نے جواب دیا۔ اس کے بعد جو طلباء امتحان میں کامیاب ہوئے انہوں نے باری باری آکر ونگ کمانڈر صاحب سے اپنی اپنی اسناد حاصل کیں۔

قادیان کے جو فوجی افسران تشریف لائے ہوئے تھے ان کا اور ایئر فورس کلاس کا ونگ کمانڈر صاحب کی معیت میں گروپ فوٹو لیا گیا۔ اس موقعہ پر جن احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان کا آپ کے ساتھ تعارف کرایا گیا۔

بروز ہفتہ پریذیڈنٹ ٹیم اور ونگ کمانڈر مسٹر ٹیفیلڈ کی ٹیم میں واٹر پولو کا میچ ہوا۔ تیراکی کے مقابلے بھی ہوئے۔ (نامہ نگار)

جماعتیں مطلع رہیں

نظارت بیت المال کی طرف سے خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی کو ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں وقف جائداد اور وقف آمد کے سلسلہ میں دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے متعلقہ جماعتیں ان سے پورے طور پر تعاون کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

نتیجہ امتحان دینیات کلاس برائے طلبہ میٹرک ۱۳۲۶ھش / ۱۹۴۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۲۷ تا ۳۰ تک قادیان میں دینیات کلاس کھولی گئی۔ جس میں انہیں ترجمہ قرآن مجید۔ حدیث۔ ادب عربی۔ صرف و نحو کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آخر میں ان کا امتحان لیا گیا۔ جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

اس امتحان میں شیخ ظفر احمد صاحب اوّل۔ مرزا محمد جمیل صاحب چغتائی دوم۔ اور مظہر علی صاحب زبیری سوم آئے۔ میں شعبہ تعلیم کی طرف سے تمام کامیاب ہونے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ جیسا کہ مذکورہ کلاس کو پہلے سے اطلاع ہے کہ کتاب "ہمارا خدا" مصنفہ حضرت مرزا البشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی قسط دوم متا ۱۸۳ تک کا امتحان جو یکم جون کو ہو رہا ہے۔ اس میں ان کی شمولیت لازمی ہے۔ لہٰذا تمام طلباء اچھی طرح طیاری کریں۔ اور اور جن طلباء کے ایڈریس کسی وجہ سے تبدیل ہو گئے ہوں۔ وہ فوری طور پر مجھے اس کی اطلاع دیں۔ تاکہ بروقت پرچہ جات ارسال کئے جا سکیں۔ منتہم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱) شیخ ظفر احمد صاحب دارالرحمت قادیان ۱۷۱½ اوّل (۲) مرزا محمد جمیل صاحب چغتائی دارالفضل قادیان ۱۶۸ دوم (۳) مظہر علی صاحب زبیری دارالرحمت قادیان ۱۶۶ سوم (۴) چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ سرگودھا ۱۶۰ - (۵) ناصر احمد صاحب دارالرحمت قادیان ۱۵۸ - (۶) عبدالرشید صاحب لدھیانوی ۱۰۱ (۷) ملک رشید احمد صاحب دارالسلام قادیان ۱۱۱ (۸) محمد حنیف صاحب فیروز پور ۹۳ (۹) چوہدری محمد شریف احمد صاحب محمد نگر لاہور ۱۰۹ (۱۰) محمد اکبر صاحب شیرا نوالہ گیٹ لاہور ۱۱۵ (۱۱) شریف احمد صاحب شیخوپوری ۱۲۱ (۱۲) چوہدری عبدالرشید صاحب دارالعلوم قادیان ۱۲۵ (۱۳) محمد نواز صاحب ڈیرہ نواب بہاولپور ۱۰۹ (۱۴) شیخ محمود احمد صاحب آف منٹگمری ۱۲۷ (۱۵) چوہدری محمد اسلم صاحب باقر بد ملہوی ۱۵۵ (۱۶) صادق محمد صاحب دارالرحمت قادیان ۱۱۲ (۱۷) بشارت احمد صاحب دارالعلوم قادیان ۱۵۹ (۱۸) حمید الحامد صاحب بنگالی دارالوداد قادیان ۱۲۵ (۱۹) سید ناصر احمد شاہ صاحب قادیان ۹۷ (۲۰) شیخ حمید احمد صاحب کپورتھلوی ۱۱۴ (۲۱) ملک خادم حسین صاحب پشاور چھاؤنی ۱۴۰ (۲۲) ملک حفیظ احمد صاحب آف منٹگمری ۱۱۸ (۲۳) خواجہ منظور احمد صاحب سیالکوٹی ۱۳۰ (۲۴) آغا صنیاء اللہ صاحب آف منٹگمری ۱۱۷ (۲۵) ملک ظفر احمد صاحب محمد نگر لاہور ۱۳۱ (۲۶) نصیر احمد صاحب آف لاہور ۶۸ (۲۷) ملک لطف الرحمن صاحب شاکر قادیان ۶۶

آریہ سماجیوں کی طرف سے اعتراف حقیقت

آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء صفحہ پر کسی ستیہ وادی نے دیانندی تہذیب کے ماتحت نہایت بھونڈے اور غیر شریفانہ عنوان "صداقت مرزا" کے تحریر کیا ہے۔ "اخبار پیغام صلح مورخہ ۵ مئی ۱۹۴۷ء صفحہ ۳ پر مرزا صاحب کو مجدد (نقل مطابق اصل شرما) وقت ثابت کرنے کے لئے کچھ سچی سچی مرزائی لغت میں سچ کے معنی جھوٹ اور جھوٹ کے معنی سچ ہیں یہ باتیں اور نشانات درج کئے گئے ہیں جن میں درج ہے کہ ۔ ! حضرت مسیح زمان کے نفخ دم نے انہیں (آریوں کو) اسلام نجود کیا۔ کہ اب وہ مذہبی جنگ میں بات کرنے سے عاری ہیں۔ اور اس سے اوپر لکھا ہے جن دلائل بینہ سے آپ نے کام لیا۔ ان کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے سامنے غیر مذہب کے سر جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ! جناب دیانندی ستیہ وادی صاحب آپ کا یہ فرمانا کہ مرزائی لغت میں سچ کے معنی جھوٹ اور جھوٹ کے معنی سچ ہیں۔ بالکل غلط اور خلاف نقل بات ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ہماری کسی کتاب یا اخبار یا کسی تحریر کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اس لئے ہر عقلمند انسان آپکے ستیہ وادی ہونے کا یقیناً انکار کرنے پر مجبور ہے۔ اور آپ کا دعوے بغیر ثبوت خارج ہے۔ اگر آپ فی الحقیقت ستیہ وادی یعنی سچائی پر چلنے والے ہیں۔ تو آپ ہمکو وہ تحریر کیا کریں۔ کہ آریہ دھرم میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہنا عین دھرم ہے۔ ملاحظہ ہو۔ !

مگر ان نہادی اجیات چاہتی کہ اتنا چوں تم ہی ان میں اقرار کرو۔ ۔ ۔ وقت نے یہ رجوع کرنا۔ (ذکار کرنا بنانا۔ جھوٹ) اور ہوگا دیا بھی دھرم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وقت نے پر سچ بولنا جاگ کرنا بنانا سے کام لینا وغیرہ بھی پاپ ہو سکتے ہیں۔ از بابا شنکر۔ اس مہاراج از آریہ اخبار ملاپ لاہور ۹ نومبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۳ جناب ستیہ وادی صاحب آپ کے مہاراج بودن مہرشی ابھی تک زندہ ہیں۔ اور آج کل پھر ملاپ میں ہی اپنے روحانی اپدیشوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا آپ ان سے دریافت کر کے آئندہ آریوں پر ظلم کر کے مرزائی لغت نہ لکھا کریں۔ بلکہ حق دانہ کو حق دینے کے لئے ستیہ سے کام لے کر یہ لکھا کریں۔ کہ آریہ دھرم میں جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔ ہنسا کرنا۔ دھوکہ دینا دھرم ہے۔ اور سچ بولنا۔ جاگ کرنا اچھے کاموں سے کام لینا وغیرہ پاپ ہے

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

آریوں کا مذہبی میدان سے پیٹھ پھیرنا اور اس کا ثبوت نمبر ۱۔ اگلوں ان کی شان جیسا کوئی دھرم نہیں۔ اپان نہیں۔ وہ بھی آپ پسند ہستیاں اور سر پرست کہلانے والے ہیں تا سماج کے پرچارک سینکڑوں روپیہ تنخواہ لیتے ہیں پر تو ان کے پرچار کا خاک اثر بھی نہیں ہوتا۔ (از اخبار ویر لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲)

ستیہ وادی صاحب اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ آریہ پرچارکوں کے پرچار کا اثر نہ ہونا یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نفخ دم کی برکت ہے۔ تو ملاحظہ ہو ثبوت نمبر ۲۔ آج دیگر مذاہب والے کتنے اعتراض آریہ سماج پر کر رہے ہیں۔ لیکن ایک بھی آریہ دیر نہیں ہے۔ ان کا جواب دے سکے۔ قادیانی بھائی آئے دن کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اور ان میں سے بہتیرے سنسکرت کے عالم رہے ہیں۔ (از پنڈت لیکھرام جی۔ شنی اخبار آریہ ویر لاہور ۲۲ فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲)

ثبوت نمبر ۳۔ ! مسلمانوں کے چھیاسٹھ فرقوں میں سے ایک فرقہ احمدیہ اور اس فرقہ کے بھی ایک حصے یعنی قادیانیوں کی طرف سے اس وقت ایسا اور جن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن آریہ سماج و دیگر مذاہب کے بانیوں اور آریہ سمیتا پر سخت سخت حملے کئے جاتے ہیں۔ تئے دن دیگر سدھانتوں کے خلاف کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی وہ اشاعت بھی خوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی جواب دینے والا نہیں

(از مباحثہ چنجی لال جی پریم اخبار آریہ ویر لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۳)

ثبوت نمبر ۴۔ جہاں احمدیوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر زبردست نکتہ چینی کر کے جگہ جگہ پر آریہ سماج کے مخالفین نکتہ چین پیدا کر دیئے ہیں۔ وہاں پر آریہ سماج نے اپنے سدھانتوں کی کمزوریوں سے بالکل بے پروا ہو کر اپنے گرو دیوت و شان کو کم کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ اور لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے آریہ سماج کے سدھانت کمزور ہیں۔

(از مہاتما ہنسراج جی۔ اخبار آریہ گزٹ لاہور ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ ۲ کالم ۲)

آریوں کا آریہ دھرم سے بیزار ہو کر اسلام کی تعلیم کے سامنے سر جھکانا ملاحظہ ہو نمبر ۱۔ اگر نیوگ کو ہم ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ تو طلاق کی حمایت کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہو جاتا ہے۔ اگر ہم نیوگ کو ہندوؤں میں رائج نہیں کر سکتے۔ تو طلاق کا راستہ کھلا ہے۔ (۳) راستہ کو کوئی بند نہیں کر سکیگا۔ اور ہم آریہ سماجیوں کا یہ فرض ہو جائے گا۔ کہ ہم طلاق کی حمایت کریں۔

(از پروفیسر لالہ رام جی ایم اے اخبار آریہ گزٹ لاہور ۲ جون ۱۹۳۱ء صفحہ ۱)

نمبر ۲۔ ہمارے لیڈر ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے۔ اور ان کا نام بھی ان کا ہندو ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے دلوں میں ہندو دین نام کو بھی نہیں ہے۔ اور اسلامی سنسکار کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔

(از اخبار ہندو لاہور ۸ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۲ کالم ۱)

اور ہندو کیوں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳۔ جس مذہب نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کو ہزار سہولتیں ہو مسلمان شدھ ہوئے۔ ان کی حالت ناگفتہ بہ گویا مسلمان ہونا مردہ سے زندہ ہونا اور شدھ ہونا زندگی سے ساجھک موت ہے۔ (از اخبار ہندو لاہور مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۲ کالم ۲)

جناب ستیہ وادی جی کیوں موت کو قبول کر کے

مہتمم صاحبان مال و زعماء انصار اللہ کی توجہ کیلئے اعلان ضروری

آکثر جگہ کی زمینداری جماعتوں نے غلہ فصل ربیع برداشت کر لیا ہوگا۔ باقی جائیدادیں بھی عنقریب برداشت کرنے والی ہوں گی۔ ان زمیندار جماعتوں کے لئے جہاں پر مجالس انصار اللہ قائم ہیں۔ مہتمم صاحبان مال و زعما صاحبان کو چاہیئے۔ کہ جملہ اراکین انصار سے جن سے چندہ انصار اللہ واجب الوصول ہے۔ فوراً وصول کر کے تمام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بذمانت مرکزیہ انصار اللہ داخل فرمانویں تاکید ہے۔ ایسی کوشش ہو۔ کہ کوئی شخص بقایا دار نہ رہے۔

(قائمقام مال مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

تفسیر کبیر کا ہندی میں ترجمہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر القرآن الحمد تفسیر کبیر جلد ۳ کا ہندی ترجمہ کرشن سندیش ڈائجسٹ سیریز میں مسلسل فٹ وار شائع ہوا کرے گا۔ قرآن مجید کے مطالب و معارف جاننے کے لئے کرشن سندیش کا مطالعہ فرمائیں سالانہ قیمت صرف ۱/- ۱/- منیجر کرشن سندیش کو لکھیں:۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت: موضع ۔ منی ۔ بروز بدھ ۔ خاکسار کے ہاں بچہ کا تولد ہوا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں:۔ ومبارک احمد ناصر واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے ارض و سماء

فنٹوعہ (نارڈرن نائیجیریا) میں تبلیغ اسلام

(از مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی مجاہد زاویہ نائیجیریا)

نارڈرن پراونسز سارے نائیجیریا کا قریباً دو تہائی ہیں۔ ۲½ ہزار میل کا رقبہ ہے۔ خدا کے فضل سے پانچ جگہ ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ جب سے یہاں پہنچا ہوں۔ سب جماعتوں کا دورہ کیا ہے۔ بعض جماعتوں میں تو دو دو تین تین دفعہ گیا ہوں۔ ابھی گذشتہ ماہ جوسی کے طویل دورہ سے واپس آیا ہوں۔

اس دفعہ میں نے زاریہ سے ۱۴ میل جانب شمال ایک بڑے شہر فنٹوعہ میں جانے کا پروگرام بنایا۔ ایک مقامی احمدی کے ذریعہ ان کے ایک عیسائی رشتہ دار کے ہاں ٹھہرنے کا انتظام ہوا۔ رہائش کی تکلیف صرف پہلی دفعہ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بعد میں بہت سے دوست اپنے ہاں جگہ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ رہائش کا بندوبست ہو جانے پر میں ۱۶ مئی کو فنٹوعہ روانہ ہوا۔ فنٹوعہ ریلوے سٹیشن ہے۔ یہ علاقہ کپاس۔ مونگ پھلی اور سرخ مرچ کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔ اسی لئے تمام بڑی بڑی مشہور فرموں کے دفاتر گودام اور دوکانیں یہاں موجود ہیں۔ ایک بڑی جننگ فیکٹری بھی ہے۔ فنٹوعہ ڈسٹرکٹ ہیڈ ہے۔ اور ہفتہ میں دو بار ایک خاص مارکیٹ لگتی ہے۔ جس میں دور دور سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اور خوب کاروبار ہوتا ہے۔

میں (یعنی نئی آبادی) میں ٹھہرا۔ یہاں عام طور پر اصل قصبہ کے علاوہ ایک نئی آبادی بھی ہوتی ہے۔ جس میں بیرونی علاقوں کے لوگ آباد ہوتے ہیں۔ جن میں سے اکثریت عیسائیوں کی ہوتی ہے۔ اصل شہر میں اسلامی قوانین رائج ہیں۔ شراب وغیرہ کی کوئی دکان نہیں ہوتی۔ قاضی اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ یہاں پر سب مسلمان مالکی طریقہ کے ہیں۔ اگرچہ نمازیں سینہ پر ہاتھ باندھنے کے متعلق امام مالک علیہ الرحمۃ کی پیروی نہیں کرتے۔ جبکہ انہوں نے اپنی مہتم بالشان کتاب موطا مالک میں واضح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسوہ حسنہ اور حکم بیان کیا ہے۔ یہاں پر احمدی اور غیر احمدی میں ایک واضح امتیاز یہ بھی ہے۔ کہ احمدی سینہ پر ہاتھ باندھ کر نمازیں ادا کرتے ہیں۔ بہت دفعہ علماء سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق دریافت کرنے پر وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہاں ان کی کتابوں میں تو یہی لکھا ہے۔ لیکن وہ آباؤ اجداد کے رواج کی پیروی کرتے ہیں۔ قاضی اچھے تعلیم یافتہ اور فقہی مسائل سے واقف ہوتے ہیں۔ اور لا کالج کانو کے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ جو اس معاملہ میں تمام ہاؤسا علاقہ کی اچھی خدمت بجا لا رہا ہے۔

بیسیوں علماء فقہ کی تو تمام کتابیں جانتے ہیں۔ لیکن اگر دریافت کیا جائے۔ کہ قرآن پاک کا ترجمہ بھی آتا ہے کہ نہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کا ترجمہ اس لئے نہیں پڑھتے کہ مبادا کبھی غلط ترجمہ کر بیٹھیں۔ تو مورد عتاب ہو جائیں۔ اس لئے وہ پڑھتے ہی نہیں۔ تفسیر کے معاملہ میں ان کا انحصار جلالین پر ہوتا ہے۔ جو کہ رمضان کے دنوں میں لوگوں کو سناتے ہیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ مجھے یاد ہے کہ ایک عالم نے مجھے اپنے ہاں قرآن کریم کی تفسیر سننے کے لئے بلایا۔ میں ایک ترجمان کے ساتھ گیا۔ وہ ایک جگہ سے جلالین کی تفسیر سنا رہا تھا۔ جب وہ تفسیر پڑھ چکا۔ تو میں نے کہا کہ اب ان آیات کی تفسیر میں بھی بیان کرتا ہوں۔ جب میں نے ان آیات کی تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ یہ تو جلالین میں نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی۔ کہ حاضرین نہایت دلچسپی لے رہے تھے۔ اس لئے اسے خوف پیدا ہوگیا۔

شہر میں تو اسلامی قانون رائج ہوتا ہے۔ لیکن نئی آبادی میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں بکثرت شراب کی دکانیں ہیں۔ یہاں دیسی شراب بنانے اور فروخت کرنے کی اجازت آسانی سے مل جاتی ہے۔ اس لئے سستی ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اور ہر نئی آبادی میں کثرت عیسائیوں کی ہوتی ہے۔ لیکن فنٹوعہ کی نئی آبادی تو قریباً ساری کی ساری عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ سارے شہر کی آبادی سات ہزار ہے۔

پہلے دن ہی عصر کے بعد میں نے چند میں انگریزی اشتہار The promised Messiah's Message World Troubles and ... وغیرہ تقسیم کرنے شروع کر دئے۔ بس بائیبل شروع ہوگئی اور سوالات کی بوچھاڑ۔ ہر شخص تفصیل معلوم کرنے پر آمادہ تھا اور یہ معلوم کر کے کہ ایک مسلمان ان کی بائیبل سے واقف ہے ان کے لئے اور بھی حیرت کا موجب ہوتا۔ اصل قصبہ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے دن ایک مسلمان دوست کے ہمراہ قصبہ دیکھنے گیا۔ تاکہ بعد میں اپنے طور پر آنے میں آسانی ہو۔ قصبہ بہت وسیع ہے۔ گلی کوچے بہت فراخ ہیں۔ خصوصاً ایک بڑی سڑک جو چیف کے گھر کے سامنے سے گذرتی ہے۔ بہت بارونق ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ایک میدان ہے۔ جس کے ارد گرد شہر ہے۔ مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے رسالہ البشریٰ لے گیا تھا۔ جو لیگوس سے محترم مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب انچارج تبلیغ نائیجیریا نے مجھے بھجوائے ہوئے ہیں۔ یہ رسالے مناسب موقعوں پر تقسیم کئے گئے۔ نیز ریڈنگ روم میں بھی بطور تحفہ دیا گیا۔ کئی ایک مسلمان علماء نے کہا۔ کہ ایک مسلم مشنری کے آنے سے انہیں بہت تقویت حاصل ہوئی ہے۔ کہ آخر اسلام کے حامی بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں اور اموال خرچ کر رہے ہیں۔

جب چیف کی ملاقات کے لئے گیا۔ تو سب سے زیادہ اثر اس پر ہمارے اسلامی لباس کا تھا۔ کہ انہوں نے اسلامی شعار کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ چیف کے علاوہ قاضی اس کے کارکون۔ چیف کے بھائیوں اور دیگر عہدہ داروں سے فرداً فرداً ملاقات کی۔

یہاں کی جننگ فیکٹری بھی دیکھنے کے لئے گیا۔ بہت وسیع پیمانہ پر ہے۔ پوسٹ آفس ریلوے اسٹیشن اور تمام فرموں کے کلرکوں سے ملا۔ ہر ایک کو مناسب ٹریکٹ دیئے۔ تمام لوگوں نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ سوالات دریافت کرتے رہے۔ جس کے ذریعے تبلیغ اسلام کا خوب موقعہ ملا۔ یہاں پر عیسائی مشنوں کے ماتحت دو سکول ہیں۔ دونوں سکولوں میں گیا۔ تمام اساتذہ سے ملاقات کی۔ مختلف اوقات میں لوگ مکان پر ملاقات کے لئے آئے۔ بعض دفعہ رات کے گیارہ گیارہ بجے تک لوگ مسائل دریافت کرتے رہتے۔ بہت سے لوگوں سے میں ان کے مکانوں پر ملا۔

میں اپنے ساتھ سلسلہ کی بعض انگریزی کتب فروخت کے لئے لے گیا تھا۔ جو بعض عیسائی اور مسلمان دوستوں نے خریدیں۔ ایک عیسائی دوست خاص طور پر تحقیقات میں مصروف ہیں۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ وہ جلد اسلام قبول کر لیں گے۔ کیونکہ یہ پہلا موقعہ تھا۔ اور میرا عیسائی میزبان بھی ملاقاتیوں کی کثرت سے دل برداشتہ ہو رہا تھا۔ اس لئے میں صرف پانچ روز کے قیام کے بعد واپس زاریہ آگیا۔ لیکن اب پانچ روز کے قیام میں ایک وسیع حلقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بزرگان سلسلہ اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو بہت جلد حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر تبلیغ کے برادر نسبتی جناب مرزا ارشد بیگ صاحب سخت علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲) ماسٹر کریم الدین صاحب (امریکہ) کے نوجوان فرزند صلاح الدین صاحب دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ پھیپھڑے کی مرض کا شبہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

گذشتہ سے پیوستہ

مدرسہ چھپڑ

جنرل سیکرٹری - چوہدری حیدر علی صاحب
سیکرٹری تبلیغ - میاں غلام محمد صاحب
" تعلیم و تربیت میاں محمد غوث صاحب
" امور خارجہ چوہدری محمد خانصاحب
" دعایا میاں علی محمد صاحب
" مال میاں نواب دین صاحب
" جائداد میاں غلام محمد صاحب
آڈیٹر چوہدری محمد حیات صاحب

سڑوعہ

سیکرٹری مال چوہدری بشارت علی خاں صاحب
" تعلیم و تربیت حوالدار چھجو خاں صاحب
" تبلیغ ماسٹر محمد علی خانصاحب
" امور خارجہ چوہدری عبدالحکیم خانصاحب
" امور عامہ چوہدری احمد خانصاحب
محاسب چوہدری عبدالمنان خانصاحب
آڈیٹر چوہدری عبدالحکیم خانصاحب
جنرل سیکرٹری حوالدار عبدالمنان خانصاحب
امین منشی عبداللطیف خانصاحب

سعداللہ پور ضلع گجرات

پریذیڈنٹ غلام علی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری محمد حسین صاحب
سیکرٹری امور عامہ چوہدری عنایت اللہ خانصاحب
" تبلیغ بابو محمد دین صاحب
" مال منشی غلام محمد صاحب
" دعایا چوہدری سردار خانصاحب
" جائداد منشی غلام محمد صاحب

دھرگ سیانہ

سیکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
" تبلیغ منشی باغ علی صاحب
" امور عامہ چوہدری شاہ اللہ صاحب

پنڈ دادنخاں

پریذیڈنٹ ابوالفضل ملک محمد حسین صاحب
سیکرٹری مال ملک عبدالقیوم صاحب
" تعلیم و تربیت چوہدری ممتاز نبی صاحب
" تبلیغ چوہدری ممتاز نبی صاحب
آڈیٹر چوہدری شمشیر علی صاحب

پونا چھاؤنی

سیکرٹری مال صوبیدار بشیر احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت حوالدار رحمت اللہ خانصاحب
" تبلیغ کیپٹن محمد ابراہیم صاحب
" امور عامہ خارجہ کیپٹن عزیز احمد صاحب
" دعایا صلاح الدین صاحب
" حفاظت کیپٹن عزیز احمد صاحب

گکرالی

پریذیڈنٹ منشی احمد دین صاحب
سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت ماسٹر غلام احمد صاحب
" تبلیغ چوہدری حبیب اللہ صاحب

باٹا پور

سیکرٹری مال محمد اسمٰعیل صاحب
" تبلیغ شیخ فیض قادر صاحب
پریذیڈنٹ و امین میرزا کاہ اللہ صاحب

بیگم پور کنڈھی

سیکرٹری مال و امین ماسٹر عبدالعزیز خانصاحب
" تبلیغ علی محمد خانصاحب
" تعلیم و تربیت چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
جنرل سیکرٹری علی محمد صاحب

سرگودھا

سیکرٹری مال پیر عبدالحق صاحب
" تعلیم و تربیت حافظ عبدالعلی صاحب
" تبلیغ میاں رشید محمد صاحب
" امور عامہ و خارجہ شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب
" دعایا بابا فضل دین صاحب بہشتی
" تالیف و تصنیف بابو غلام رسول صاحب
" ضیافت مستری جمال دین صاحب
" حفاظت پیر عبدالحق صاحب
آڈیٹر چوہدری حاتم علیم صاحب
امین بابو غلام رسول صاحب

کریام

سیکرٹری مال و دعایا } عبدالغنی خانصاحب
اور جنرل سیکرٹری
سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
" دعوۃ و تبلیغ مولوی محمد علی خانصاحب
" ضیافت و جائداد ظہور الدین احمد صاحب
آڈیٹر و محاسب چوہدری عبدالرحمن خانصاحب
امین چوہدری اسداللہ خانصاحب
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ } میجر غلام حسین صاحب

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی تقریر

قادیان ۲۳ مئی آج تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہمارے انگریز نومسلم بھائی مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ واقف زندگی نے جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں طلباء کے سامنے انگریزی میں تقریر کی۔

آپ نے اپنے خاندان کے متعلق بیان کیا کہ ان کی والدہ عیسائیت کے لحاظ سے نیک اور راسخ العقیدہ ہیں اور ان کا ایک بھائی عیسائی پادری ہے۔ ان کے خاندان کو عام انگریز لوگوں کے برعکس مذہب سے دلچسپی ہے اور یہی چیز مسٹر آرچرڈ کے لئے صحیح راستہ معلوم کرنے کا باعث ہوئی۔ آپ نے بیان کیا کہ جب وہ ہندوستان میں فوج میں ملازم تھے تو ایک احمدی حوالدار نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لکھ کر انہیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" منگوا کر دی اور پھر اصرار کے ساتھ مسٹر بشیر کو قادیان آنے کی دعوت دیتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ قادیان تشریف لائے اور دو دن کے قیام میں ان کی طبیعت قادیان کے مذہبی ماحول اور احمدیوں کی ہمدردی اور مہمان نوازی کا بہت گہرا اثر پڑا۔ واپسی پر آپ ابھی امرتسر ہی پہنچے تھے کہ انہیں وہ فرق جو قادیان اور بیرونی فضاء میں موجود ہے۔ نمایاں طور پر معلوم ہونے لگا۔ اور آہستہ آہستہ آپ احمدیت کی طرف مائل ہونے لگے۔ پھر جہاں کہیں جاتے احمدی جماعتوں سے ملتے۔ حتیٰ کہ فوج سے فارغ ہو کر جب انگلستان واپس گئے۔ تو مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن سے ملے۔ اور ایک وقت آیا۔ کہ اپنی زندگی کو احمدیت کے لئے وقف کر دیا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء کے متعلق فرمایا کہ ان کے اخلاق اور نیک تربیت کا ان کے دل پر بہت گہرا اثر ہے

آپ کی اس تقریر کا محترم شاہ صاحب نے طلباء کے استفادہ کے لئے اردو میں ضروری خلاصہ بیان کیا اور طلباء کی طرف سے میر احمد متعلم دہم نے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کا شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

اکسیر ثنا

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہایت ہی مقوی اور دیر سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ضروری خبریں

پاکستان کی اندرونی اور بیرونی پالیسی کے متعلق مسٹر جناح کا بیان

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ رائٹر کے نامہ نگار کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے پاکستان کی مجوزہ حکومت کی اندرونی و بیرونی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں کے آپس میں دوستانہ تعلقات ہوں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ میرے نزدیک سابق فوج کو پوری طرح تقسیم کر دینا چاہیئے۔ اور پھر بیرونی حملوں کے بچاؤ کے لئے مناسب سمجھوتہ دونوں حکومتوں کے درمیان ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان مجلس اقوام متحدہ کا ممبر ہوگا۔ اور دنیا کے تمام ضروری معاملات میں اہم حصہ لے گا۔ اور دنیا کا امن برقرار رکھنے کی کوشش کریگا پاکستان تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ ہندوستانی ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ یہ فیصلہ کرنا ریاستوں کے اپنے اختیار میں ہوگا کہ وہ اپنی الگ یونٹ قائم کریں۔ یا پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہوں۔ اور یا ہندوستان کی اسمبلی میں شمولیت کریں۔ پاکستان کی حکومت ان کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اقلیتوں کے تحفظ کے لئے پاکستان گورنمنٹ میں پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔ تمام شہریوں کو مساوی بنیادی حقوق دیئے جائیں گے۔ تقسیم پنجاب و بنگال کے متعلق آپ نے کہا۔ بنگال کی تقسیم سے اپنی ذات کے بنگالی ہندوؤں کو اور تقسیم پنجاب سے سکھوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ چونکہ ان صوبوں کو تقسیم کرنے سے مسلمانوں کی طاقت بھی کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے میں تقسیم بنگال و پنجاب کے خلاف آخری دم تک لڑوں گا۔

اچاریہ کرپلانی کا بیان!

سرینگر ۲۴ مئی۔ آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے ایک بیان میں کشمیر کے باشندوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ مہاراجہ کشمیر کے خلاف کشمیر چھوڑ دو کا نعرہ نہ لگائیں۔ بلکہ ان کی سرپرستی میں جمہوری حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کریں۔ آپ نے کہا۔ کانگرس نے برطانیہ سے ہندوستان چھوڑ دو کا مطالبہ اس لئے کیا تھا کہ کیونکہ برطانیہ ایک غیر ملکی طاقت ہے۔ مہاراجہ کشمیر چونکہ اس ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے آپ کے خلاف اس قسم کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا اہل کشمیر کو بلاتفریق عوام کی تقلید کرنی چاہیئے جنہوں نے کبھی اپنے بادشاہ کو دستبردار ہونے کے لئے نہیں کہا۔ راجی اور رعایا دونوں کے لئے یہی امر بہتر ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کی نگرانی میں کشمیر میں ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے

بنگال کے اینگلو انڈین بنگال کے خلاف ہیں

کلکتہ ۲۵ مئی۔ بنگال کی اینگلو انڈین ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد میں کہا ہے۔ کہ بنگال کی تقسیم سوبہ کے تمام طبقوں کے لئے بالعموم اور اینگلو انڈین طبقہ کے لئے بالخصوص بہت نقصان دہ ہے۔ اس لئے اینگلو انڈین کبھی تقسیم بنگال کی تجویز کی حمایت نہیں کریں گے۔ بلکہ ہر اس کے خلاف ہر ممکن کوشش کریں گے۔

سردار عبدالرب نشتر کا بیان

کانپور ۲۴ مئی۔ عارضی حکومت کے رکن سردار عبدالرب نشتر نے کانپور میں مسلم یونیورسٹی کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہندوستانی اقلیتوں کے مسائل کا صحیح حل صرف پاکستان ہے۔ تقسیم ہند کے بعد اگر بعض صوبوں میں اکثریت نے اقلیت پر ناجائز سختیاں روا رکھیں۔ تو یہ سوال اتحادی کمیشن کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ سردار صاحب نے کہا۔ کہ پاکستانی صوبوں میں اقلیتوں سے مناسب رویہ اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندو اکثریت کے صوبوں میں بھی مسلم اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہو جائینگے

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر جناح بیت جلد اسلامی ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلا رہے ہیں۔ یہ کانفرنس غالباً نومبر یا دسمبر میں منعقد ہوگی

مہشتی مقبرہ

یہاں مدفون ہیں کچھ پاک سیرت یارِ صادق سے
یہ تھے اہلِ صفا، اہلِ رضا، اہلِ خدا بندے

چمک ملتی ہے افزوں ٹوٹنے والے ستاروں کو
رگڑ نے کر دیا ہے جاوداں سنسار کو یارو

یہ وہ ہیں نعرۂ لبیک جنکے تا فلک اٹھے
یہ وہ ہیں جنکے دل میں شعلے وحدت کے بھڑکے تھے

انہی نے دین پر قربان کیا ہے جان و مال اپنا
انہی نے راہِ مولا میں دیا ہے بال بال اپنا

یہ گورستان ہے یا زندہ انسانوں کی بستی ہے
نہیں ہے نیستی کا نام بھی ہستی ہی ہستی ہے

انہی نے سابقون الاولون کا مرتبہ پایا
مسیحا کو سلام سرور کونین پہنچایا!

تنویر

حفاظت مرکز کی تحریک کے متعلق نمائندگان مجلس شوریٰ کا فرض

نمائندگان مجلس شوریٰ۔ قبل اجلاس میں حفاظت مرکز کے متعلق تحریک حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے جو دلسوزی اور نہایت مومنانہ جذبۂ ایثار سے اس پر لبیک کہا۔ اس لئے اس سے اس تحریک کے متعلق اسی والہانہ جوش کے ساتھ جس کا انہوں نے حضور کے سامنے اس وقت مظاہرہ کیا تھا کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے امید ہے۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندگان اپنے اس فرض کو نہایت ہمت اور عزم سے پورا کریں گے۔

اگر کسی جماعت سے ۱۵ جون ۱۹۴۷ء تک وعدہ کی فہرستیں نہ پہنچیں۔ اور نہ اس جماعت کے نمائندہ نے وجہ تاخیر کے متعلق کوئی اطلاع دی۔ تو ایسی جماعتوں کی فہرست حسب آن کے نمائندوں کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے امید ہے۔ کہ وفاتر بیت المال معذور سمجھی جائے گی۔ (ناظر بیت المال)

گریجویٹوں اور مولوی فاضلوں کی فوری ضرورت

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نادر موقعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خصوصی الہام ہے کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور بڑی سرعت کے ساتھ اہل دنیا سے اپنی عظمت منوا رہا ہے۔ خدائی وعدے تو مر دو پورے ہو کر رہیں گے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ کیوں نہ ہم "نحن انصار اللہ" کہتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت المصلح الموعود کے ہاتھ پر عملی بیعت کا ثبوت دیتے ہوئے وقف کریں۔ بی۔ اے پاس اور مولوی فاضل نوجوان جلد از جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان)

امتحان کتاب "ہمارا خدا" قسط دوم صفحہ ۱ تا ۱۸۳ یکم جون ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔
لہذا تمام قائدین و عہدیدار کرام زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل کریں۔
(فاکسار معتمد تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)